

# مسائل النساء

(فقہ حنفی)

طہارت کے احکام و مسائل برائے خواتین

مع

سوالات کے جوابات



فیروز ساجد قادری

خواتین کے لیے طہارت کے

احکام و مسائل پر آسان فہم اور جامع رسالہ

# مسائل النساء (فقہ حنفی)

ناشر

قادری رضوی کُتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور
042-37213575

نام رسالہ : مسائل النساء (فقہ حنفی)

مرتب : فیروز ساجد قادری

تصحیح : علامہ محمد اویس رضوی (گوجرانوالہ)

اشاعت اول : (2020)

کمپوزنگ : وقار احمد

صفحات : 44

پروف ریڈنگ : علامہ ظہور احمد صدیقی (لاہور)

قیمت :

فیروز ساجد قادری

03154908032

ferozsajid24@gmail.com

# الانتساب

زندگی کے پانچ سال مجھے جنکی خدمت کا موقع ملا، وہ فالج کی سخت تکلیف میں صبر ورضا کے پھول بکھیر جانے والی، میری پیاری پھپھی جان (مرحومہ) کے نام

اور میرے شیخ طریقت حضرتِ عطار دام ظلہ جن کی نظرِ عنایت اور فیضانِ کامل سے اس ادنیٰ خاکسار کو دینِ متین کی خدمت کا موقع میسر آیا، اور اُن تمام عزیز واقرباء اور اساتذہ کے نام جو علمِ دین کے حصول اور اس کتاب کی اشاعت میں ہر طرح سے میری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

# فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

## کچھ فرض علوم کے بارے میں۔۔۔۔

اللہ عزوجل نے بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا تو ساتھ اِن عبادات کی بجا آوری کا طریقہ قرآن وسنتِ نبوی (احکامِ شریعت) کے ذریعے ہم تک پہنچادیا، اب رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اِن عبادات کی قبولیت کے لیے یہ لازم ہے کہ یہ عبادات خالص اللہ عزوجل کے لیے ہوں اور درست ہوں اور انکی درستی کے لیے ضروری ہے کہ اِن عبادات کو ادا کرنے کا علم ہو۔

**افسوس کہ آج !** مسلمانوں کی علمی و عملی حالت اِس قدر کمزور ہو چکی ہے کہ کالج و یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کرنے کے باوجود اسلام کے بنیادی علوم (جن کا حاصل کرنا ضروری ہے) سے لاعلم ہیں۔ یہاں اُن علوم کی نشاندہی کی گئی ہے: آپ نے اکثر یہ حدیثِ پاک پڑھی ہوگی۔ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِم

" علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے"

[سنن ابن ماجہ، کتاب السنتہ، باب فضل العلماء ، الحدیث ۲۲٤ ]

**اب سوال ہے !** کونسا علم حاصل کرنا فرض ہے؟ اِس سوال کے جواب میں امامِ غزالی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "منہاج العابدین" میں فرماتے ہیں جن علوم کو حاصل کرنا فرض ہے وہ علوم تین ہیں :

علمِ توحید علمِ سر ( باطنی علوم) علم شریعت

### (1) ضروری علم توحید :

" علمِ توحید اتنا جاننا ضروری ہے کہ جس سے دین کے بنیادی اصول معلوم ہو جائیں اور تم عدمِ واقفیت کی بِنا پر کفر میں نہ پڑ جاؤ اِس میں توحید و رسالت کے متعلق عقائد، جنت و دوزخ، حشر و نشر وغیرہ کے متعلق علم شامل ہے "

### (2) ضروری علم سر (باطنی علوم) :

" تم پر اتنا علمِ سر سیکھنا فرض ہے، جس سے معلوم ہو جائے کہ : کن چیزوں سے دل کی صفائی ہوتی ہے، مثلاً (اخلاص، شکر، حمد، توکل وغیرہ) اور کن چیزوں سے دل کو بچانا ضروری ہے، مثلاً ( جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، ریاکاری وغیرہ ) "

### (3) ضروری علمِ شریعت :

" علمِ شریعت (علمِ ظاہر) سے اتنا سیکھنا فرض ہے جس سے تمہیں ہر وہ چیز معلوم ہو جائے جس کا کرنا تم پر فرض ہے مثلاً : بالغ ہونے پر وضو و غسل، نماز، روزہ، کا علم، صاحب نصاب ہونے پر زکوٰۃ اور قربانی کی ادائیگی کا علم، صاحبِ استطاعت ہونے پر حج کی ادائیگی کا علم وغیرہ "

اِن درج بالا تین علوم کے علاوہ دیگر دنیاوی علوم (ریاضی، فزکس، کیمسٹری، کمپیوٹر) وغیرہ مباح (نہ ثواب نہ گناہ) ہیں جبکہ ان میں کوئی خلافِ شرع چیز نہ ہو اور اگر اچھی نیت سے ہوں تو مستحب (ثواب) ہیں جبکہ فرض علوم کا حاصل نہ کرنا گناہ ہے۔

والدین اور خاص کر خواتین پر یہ لازم ہے کہ وہ خود بھی فرض علوم حاصل کریں اور اپنی اولاد کے لیے اِن علوم کے حصول کا مناسب بندوبست کریں وگرنہ بروزِ محشر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شرمندگی وحسرت کا سامنا ہے۔

اس رسالے میں علمِ شریعت میں سے ایک مسئلہ (خواتین کے پاکی کے احکام) کے متعلق آسان فہم لکھا گیا ہے۔

اللہ عزوجل اِس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اخلاص کی دولت عطا فرمائے۔

# قیامت کے روز حسرت

**سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار ﷺ نے ارشاد فرمایا:**

" سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اُس شخص کو ہو گی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا) "

**(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵۱، ص ۱۳۷ دار الفکر بیروت)**

## حصولِ علمِ دین میں شرمانا مناسب نہیں

**حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :**

" شرمیلا اور متکبر علمِ دین حاصل نہیں کر سکتا "

**حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا :**

"انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ ان کے لیے دین کو سمجھنے میں (شرم و) حیا مانع (روکنے والی) نہیں ہوتی۔"

**( صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الحیاء والعلم، باب: ۵۰ صفحہ: ۲۸، مطبوعہ دار السلام ریاض)**

# وضو کے مسائل

وضو کا طریقہ وہی ہے جو عموماً ہمارے ہاں رائج ہے سب کو معلوم ہے لیکن یاد رکھیں وضو میں کچھ چیزیں (فرائض) ایسی ہیں جن کے چھوٹنے یا ان میں کمی کی وجہ سے وضو نہ ہو گا اور کچھ باتیں (سنتیں موکدہ) ایسی ہیں جن کو چھوڑنے کی عادت بنالی جائے تو گناہ ہو گا۔

## وضو کے فرائض :

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں :

(1) پورے چہرے کا ایک بار دھونا (2) ایک ایک بار دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (3) چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی گیلا ہاتھ سر پر پھیر لینا

(4) ایک بار ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھونا۔ (الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، فصل اول)

## وضو کی سنتیں :

(1) وضو کی نیت کرنا (2) بسم اللہ پڑھنا (3) پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا

(4) تین مرتبہ مسواک کرنا (5) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کرنا

(6) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا (7) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (8) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خِلال کرنا (9) ہر عضو کو تین تین بار دھونا

(10) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (11) کانوں کا مسح کرنا (12) اعضاء کو لگاتار دھونا کہ ایک عضو سوکھنے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھولے

(13) فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اعضاء میں پہلے مُنہ پھر ہاتھ کہنیوں

سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) (الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، فصل ثانی)

**مسئلہ :** فرائض و سنتِ وضو میں دھونے اور مسح کرنے کا ذکر ہے یہاں اِن کی تعریف پڑھ لیجیے۔

## دھونے کی تعریف :

کسی عُضُو کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عُضُو کے ہر حصے پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چُپڑ لینے یا ایک قَطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اِس طرح وُضو یا غسل ادا ہو گا۔ (ماخوذ درالمختار)

## مسح کی تعریف :

مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ گیلا ہاتھ (سر پر) پھیر لیا جائے۔ سر کے مسح میں بعض لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ مسح کیلئے ہاتھوں میں پانی لے کر اس کو چومتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے، صرف گیلا ہاتھ سر پر پھیر لیا جائے۔ (ماخوذ درالمختار)

## وضو توڑنے والی چیزیں :

(1) پیشاب یا پاخانہ کرنا (2) پیشاب یا پاخانہ کے راستوں سے کسی بھی چیز یا پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا (3) بدن کے کسی حصہ یا کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے (4) کھانا پانی یا خون یا پت کی منہ بھر کرقے (اُلٹی) ہو جانا (5) اسطرح سو جانا کہ بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں (6) بے ہوش ہو جانا (7) غشی طاری ہو جانا (8) کسی چیز کا اس حد تک نشہ چڑھ

جانا کہ چلنے میں قدم لڑ کھڑائیں (9) دکھتی ہوئی آنکھ، دکھتی ہوئی چھاتی، دکھتے ہوے کان سے جو پانی نکلے وہ نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (10) رکوع وسجود والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ح ۲، ص۲۴)

**مسئلہ:** بے وضو کے لیے قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کو چُھونا حرام ہے۔ بے وضو (جبکہ غسل فرض نہ ہو) بے چُھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔

(بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۲، ص۳۲۶، مکتبۃ المدینۃ)

## غسل کے مسائل

### غسل کا طریقہ:

غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کر کے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کی جگہ کو دھوئے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے اس کے بعد نماز کا سا وضو کر لیجیے، کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ کرے (اچھے طریقے سے کرے)۔ پھر ہاتھ سے پانی لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر پھیر کر بدن کو ملے خصوصاً سردی میں تاکہ بدن کا کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے (کہ خشک جسم اکثر تر نہیں ہوتا) پھر داہنے کندھے پر تین بار پانی بہایئے پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی بہایئے پھر سر پر اور پھر پورے بدن پر تین بار پانی بہایئے اور اچھی طرح دھیان رہے کہ کہیں ذرہ برابر بدن کی کھال یا کوئی رونگٹا اور بال پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱، ص ۴۴۸)

## غسل کے فرائض :

غسل میں تین چیزیں فرض ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہیں ہو گا۔

(1) کلی کرنا (2) ناک میں پانی چڑھانا (3) تمام بدن پر پانی بہانا

(1) **کلی کرنا:** کہ منہ کے پرزے پرزے میں پانی پہنچ جائے فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو، دانتوں کی جڑ، زبان کے نیچے، زبان کی کروٹیں غرض منہ کے اندر کے ہر گوشے کے ذرے ذرے میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں ڈال کر اُگل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی کر لینے سے غسل نہیں ہو گا بلکہ غسل میں فرض ہے کہ منہ میں پانی لے کر خوب منہ کو حرکت دے تاکہ منہ کے اندر ہر ہر حصہ میں پانی پہنچ جائے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو غسل کی کلی میں غرغرہ بھی کرے ہاں روزہ کی حالت میں غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے

(2) **ناک میں پانی چڑھانا:** غسل میں اس طرح ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے کہ سانس اوپر کو کھینچ کر ناک کے نتھنوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے اس کے اندر پانی چڑھائے کہ نتھنوں کے اندر ہر جگہ اور ہر طرف پانی پہنچ کر بہہ جائے اور ناک کے اندر کی کھال یا ایک بال بھی سوکھا نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہو گا۔

(3) **تمام بدن پر پانی بہانا:** یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک بدن کے آگے

پیچھے دائیں بائیں، اوپر نیچے، ہر ہر ذرے، ہر ہر رونگٹے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی بہانا غسل میں فرض ہے بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر ادھر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا دھیان نہ رکھا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچتا۔ اور وہ سوکھا ہی رہ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہو گا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہو گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر ان چند جگہوں پر پانی پہنچانے کا دھیان رکھیں۔ سر اور بھوؤں کے ایک ایک بال اور بدن کے ہر ہر رونگٹے کی جڑ سے نوک تک ڈھل جانے کا خیال رکھیں۔ اسی طرح کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کے اندر اور سوراخ، اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، پیٹ کی بلٹیں، بغلیں، ناف کے غار، ران اور دونوں سرینوں کے ملنے کی جگہ، پستان کے نیچے کا حصہ، عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ ان سب کو خیال سے پانی بہا بہا کر دھوئیں تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ کر بہہ جائے۔

**اگر** نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ وُضو و غسل نہیں ہو گا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔ (درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، ج ۱)

**مسئلہ :** غسل میں کانوں کی بالیوں اور ناک کی کیل کے سوراخوں میں بالیوں اور کیل کو پھیرا کر پانی پہنچانا ضروری ہے (فتویٰ رضویہ، ج ا، ص ۴۴۸)

## غسل فرض ہونے کے 5 اسباب :

(1) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلنا (2) احتلام یعنی سوتے میں منی

نکل جانا (3) حیض کا ختم ہو جانا (4) نفاس سے فارغ ہونا

(5) مرد و زن کا ملاپ (صحبت)

☆ ہم معنی الفاظ (صحبت، ہمبستری، جماع، مباشرت، مقاربت، انٹرکورس)

(بہارِ شریعت نیو ایڈیشن، ح۲, ص۳۲۱)

## وہ صورتیں جن میں غسل فرض نہیں :

منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ اونچائی سے گرنے، زور لگانے، پیشاب کے ساتھ نکلنے کی صورت میں خارج ہوئی تو غسل فرض نہ ہوا۔ وُضو بَہر حال ٹوٹ جائے گا۔ (بہارِ شریعت نیو ایڈیشن، ح۲، ص۳۲۱)

## جنب (جس پر غسل فرض ہو) کے احکام

ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا "جُنب" کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو "جنابت" کہتے ہیں۔ جنب خواہ مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کرے وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نہ قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔ نہ زبانی پڑھ سکتا ہے۔ نہ قرآن مجید کو چھو سکتا ہے نہ کعبہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ نہ کعبہ کا طواف کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطہارۃ، ص۳۴۵-۳۴۶)

**مسئلہ:** جنب کو چاہئے کہ جلد سے جلد غسل کرے کیونکہ **رسول** ﷺ **نے فرمایا :**

" رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر، کتا اور جنب ہو "

(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، رقم ۴۱۵۵۷، ج۱۵، ص۱۷۱)

**مسئلہ:** جنب کا درود شریف، کلمہ شریف اور دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے۔

(بہارِ شریعت، ج۱، ح۲، ص۴۳)

**مسئلہ:** جس شخص نے غسل کر لیا اب اس پر وضو کرنا ضروری نہیں۔

## پانی کے مستعمل ہونے کا حکم:

پانی کے مستعمل ہونے (وضو غسل کے قابل نہ رہنے) سے متعلق چند باتیں یاد رکھیں:

(1) اگر بے وُضو شخص یا بے غسل شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو یا غسل میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بے خیالی میں بالٹی یا ٹب (ٹھہرے پانی) میں دھوئے بغیر پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔ یعنی یہ پانی مستعمل (استِعمال شدہ) ہو گیا۔

(2) مستعمل پانی کا حکم یہ ہے کہ یہ پانی پاک ہوتا ہے، اگر اِس سے ناپاک کپڑے وغیرہ دھوئیں گے تو کپڑے پاک ہو جائیں گے۔ لیکن مستعمل پانی سے وضو یا غسل نہیں کیا جا سکتا۔ مستعمل پانی پینا مکروہِ تنزیہی (ناپسندیدہ) ہے۔

(3) اگر پہلے سے دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ بالٹی یا ٹب (ٹھہرے پانی) میں پڑ جائے تو حرج نہیں (یعنی پانی مستعمل نہیں ہوگا)۔

(4) حیض یا نفاس والی کا جب تک حیض یا نفاس باقی ہے (یعنی ایامِ حیض جاری ہیں) ٹھہرے پانی میں بے دُھلا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصّہ ڈالے گی پانی مُستَعمل نہیں ہوگا

(5) لیکن اگر حائِضہ (یعنی حیض والی) حیض سے یا نفاس والی نفاس سے پاک تو ہو چکی

ہو مگر ابھی غسل نہ کیا ہو تو اس کے جسم کا کوئی عُضو یا حصّہ دھونے سے قبل اگر ٹھہرے پانی میں پڑا تو وہ پانی مستَعمل (یعنی استِعمال شدہ) ہو جائے گا۔

(6) پانی میں بے دُھلا ہاتھ پڑ گیا یا کسی طرح مستعمل ہو گیا اور اب چاہتے ہیں کہ یہ دوبارہ وضوو غسل کے لائق ہو جائے تو جتنا مستعمل پانی ہے، اُس سے زیادہ مقدار میں اچّھا پانی اُس میں ملا لیجئے، سب پانی وضوو غسل کے قابل ہو جائے گا۔

(7) ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس بالٹی ٹب وغیرہ میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف بہہ جائے سب کام کا ہو جائے گا (یعنی پانی سے اتنا بھر دیں کہ پانی اُبل جائے اور نہانے والے بالٹی یا ٹب سے باہر گرنے لگے)، اب اس پانی سے وضوو غسل کر سکتے ہیں۔

**(ماخوذ اسلامی بہنوں کی نماز)**

# استحاضہ و حیض و نفاس کے مسائل

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اس کو **حیض** کہتے ہیں۔ اور جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو **استحاضہ** کہتے ہیں۔ اور بچہ ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ **نفاس** کہلاتا ہے۔

(نور الایضاح، کتاب الطہارت، باب الحیض والنفاس، الخ ص ۴۱)

## حیض کسے کہتے ہیں؟

**بالغہ** عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا

ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے **حیض** کہتے ہیں۔ حیض کے لیے ماہواری، ایامِ مخصوصہ، مہینا آنا، مہینے سے ہونا، (Periods, Menstruation, Menses, Monthly Course) وغیرہ الفاظ بھی بولے جاتے ہیں

## اِستحاضہ کسے کہتے ہیں؟

" جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو **اِستحاضہ** (اِس۔تِ۔حاضہ) کہتے ہیں "

## حیض کے رنگ :

(1) سیاہ (2) سُرخ (3) سبز (4) زَرد (5) گدلا (6) مٹیالا

**مسئلہ:** سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۹۵)

**مسئلہ:** یاد رہے کہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خالِص رطوبت بے آمیزش خون (خون کے بغیر) نکلتی ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔ (ایضاً، ص ۲۶)

**نوٹ:** حمل والی عورت کو جو خون آیا وہ **اِستحاضہ** ہے۔ (دُرِّ مختار، ج ۱، ص ۵۲۴)

## حیض کی حکمت:

**بالغہ** عورت کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ **حمل** کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو **حمل** اور دودھ پلانے کے زمانے میں اِس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ **حمل** اور ابتدائے شیر خوارگی (یعنی دودھ پلانے) میں خون

نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ **حمل** ہو نہ دودھ پلانا تب وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۹۳)

## حیض کی مُدت:

حیض کی کم سے کم مُدت تین دن اور تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہیں۔ اگر ایک منٹ بھی کم ہوا تو وہ **حیض** نہیں بلکہ **استحاضہ** یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مُدت دس دن اور دس راتیں یعنی 240 گھنٹے ہیں۔ ( بہارِ شریعت نیوایڈیشن، ح۲ ، ص ۳۷۲ )

## کیسے معلوم ہو کہ استحاضہ ہے یا حیض :

اگر 10 دن اور 10 رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ آیا ہے تو 10 دن تک حیض مانا جائے گا، اور اس کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ اور اگر پہلے عورت کو حیض آ چکے ہیں اور اس کی عادت 10 دن سے کم تھی تو عادت سے جتنے دن زیادہ خون آیا وہ استحاضہ ہے، مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینے میں 5 دن حیض آنے کی عادت تھی اب کی مرتبہ 10 دن آیا تو یہ دسوں دن حیض کے مانے جائیں گے البتہ اگر 12 دن خون آیا تو عادت والے 5 دن حیض کے مانے جائیں گے اور 7 دن استحاضہ کے اور اگر ایک عادت مقرر نہ تھی بلکہ کسی مہینے 4 دن تو کسی مہینے 7 دن حیض آتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے، اور باقی استحاضہ کا خون ہو گا۔

**مسئلہ :** کم سے کم 9 برس کی عمر سے حَیض آنا شروع ہو گا۔ (9 برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے **حیض** نہیں **استحاضہ** ہے۔) (بہارِ شریعت ، حصہ ۲، ص ۹۴)

## دو حیض کے درمیان کم از کم فاصلہ:

دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے 15 دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ خواتین کو چاہیے کے وہ حیض کی مدت اچھی طرح یاد رکھے **یا لکھ لے**، تاکہ شریعت مُطہرہ پر احسن طریقے سے عمل کر سکے۔ مدتِ حیض یاد نہ رکھنے کی صورت میں بہت سے پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں۔

**اہم مسئلہ:** یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی **حیض** ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے، جب بھی **حیض** ہے۔ (دُرِّ مختار ج ۱ ص ۵۲۳)

## نفاس کسے کہتے ہیں؟

" **بچّہ پیدا** ہونے کے بعد عورت کے آگے کے مقام سے جو خون آتا ہے وہ **نفاس** کہلاتا ہے۔ "

☆ **نفاس** (Post-Natal Bleeding)

## نفاس کے متعلق ضروری وضاحت :

اکثر خواتین میں مشہور ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت 40 دن تک لازمی طور پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بلکل غلط ہے براہِ کرم نفاس کی ضروری وضاحت پڑھ لیجیے۔

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مُدت 40 دن ہے یعنی اگر 40 دن کے بعد بھی خون بند نہ ہو تو مرض ہے (یعنی 40 دن کے بعد والا خون **استحاضہ** کا خون ہے) لہذا 40 دن پورے ہوتے ہی غسل کر لے اور نماز روزہ شروع کر دے اور اگر 40 دن سے پہلے خون بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند

ہو غسل کرلے اور نماز و روزہ شروع ہوگئے اگر 40 دن کے اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو شروعِ ولادت سے ختمِ خون تک سب دن **نفاس** ہی کے شمار ہوں گے۔

اب دوبارہ خون رُکنے پر غسل کرلے۔ **(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)**

## حیض و نفاس و استحاضہ میں فرق جان لینے کے بعد اب انکے شرعی احکام پڑھ لیں

### اِستحاضہ کے احکام :

(1) **استحاضہ** میں نہ نماز معاف ہے، نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صُحبت (ہمبستری) حرام۔

**(عالمگیری، ج۱، ص۳۹)**

(2) **مُستحاضہ** (یعنی استحاضہ والی) کا کعبہ شریف میں داخل ہونا، طوافِ کعبہ، وُضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اور اس کی تلاوت کرنا یہ تمام اُمُور بھی جائز ہیں۔

**(رَدُّالمُحتار، ج۱، ص۵۴۴)**

(3) جس شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جیسے پیشاب کے قطرے ٹپکنے یا دست آنے کا مرض یا استحاضہ کا خون آنے کا مرض کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر گیا۔ اور وہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکی ( کہ قطروں یا اِستحاضہ کے خون کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے )۔ تو ایسے شخص کو شریعت میں **معذور** کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ جب کسی نماز کا وقت آجائے تو معذور لوگ وضو کریں اور اسی وضو سے جتنی نمازیں چاہیں پڑھتے رہیں۔ اس درمیان میں اگرچہ بار بار قطرہ وغیرہ (یا اِستحاضہ کا خون) آتا ہے۔

مگران لوگوں کا وضواس وقت تک نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ اس نماز کا وقت باقی رہے۔
اور جیسے ہی نماز کا وقت ختم ہو گیا ان لوگوں کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے
پھر دوسرا وضو کرنا پڑے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، ومما یتصل بذلک احکام المعذور، ج۱، ص ۴۰۔۴۱)

(4) اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے،
تو عذر ثابت نہ ہو گا۔(یعنی ایسی صورت میں معذور نہیں کہلائے گی)

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۷)

## حیض و نفاس کے احکام :

(1) حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۲)

(2) ان دنوں میں نمازیں مُعاف ہیں ان کی قضا (دوبارہ پڑھنا) بھی نہیں البتہ
رمضان المبارک کے روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ اس معاملہ
میں خواتین امتحان میں پڑ جاتی ہیں ۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۲)

ایک تعداد ہے جو روزے قضا نہیں کرتی۔ مہربانی کر کے لازمی روزے قضا کریں ورنہ
جہنم کا عذاب سہانہ جائے گا۔

(3) حیض و نفاس والی کو قرآنِ مجید پڑھنا **حرام** ہے، خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی پڑھے۔
یوں ہی قرآنِ مجید کا چھونا بھی **حرام** ہے۔ ہاں اگر جُزدان میں قرآن مجید ہو تو اُس جُزدان
کو چھونے میں کوئی خرج نہیں۔ (یونہی قرآنِ مجید کو پکڑنے کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی

ایسے کپڑے سے پکڑے جو نہ اپنے تابع ہو نہ قرآنِ مجید کے۔ دوپٹہ جو اپنے کاندھے پر ہو یا غلاف جس میں قرآنِ مجید لپٹا ہے، سے نہیں چھو سکتی کیونکہ دوپٹہ اپنے تابع ہے اور غلاف قرآنِ مجید کے۔ اسکو چھونے کے لیے کوئی الگ کپڑا استعمال کرے)۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۱)

(4) قرآنِ مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام وظائف **کلمہ شریف** اور **درود شریف** (نعت، ذکر، دعا) وغیرہ حیض و نفاس کی حالت میں عورت بِلا کراہت **پڑھ سکتی** ہے بلکہ مُستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وُضو کرکے اتنی دیر تک **درود شریف** اور دوسرے **وظائف** پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھی تاکہ عادت باقی رہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۱، ۱۰۲)

(5) حیض و نفاس کی حالت میں صحبت (ہمبستری) حرام ہے۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عُضو سے نہ چھوئے کہ یہ بھی ناجائز ہے۔ ہاں ناف سے اوپر اور گھٹنے کے نیچے کے بدن کو چھونا اور بوسہ وغیرہ دینا جائز ہے۔ اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصۂ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۵)

(6) حیض و نفاس والی کو مسجد میں جانا، خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا حرام ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۱۔ ۱۰۲)

(7) روزے کی **حالت** میں اگر حیض و نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا (یعنی ٹوٹ گیا) اس کی **قضا** رکھے (یعنی حیض و نفاس ختم ہونے کے بعد دوبارہ رکھے)۔ فرض تھا تو

قضا فرض ہے۔ نفل تھا تو قضا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۴)

(8) رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اُسی وقت (یعنی صبح) سے حیض کا حکم دیا جائے گا رات سے حائِضہ نہیں مانی جائے گی۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۴)

(9) حیض والی صبح کو سو کر اٹھی اور گدّی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۴)

(10) جب تک عورت کو خون آئے نماز چھوڑے رکھے البتّہ اگر خون کا بہنا دس دن رات کامل سے آگے بڑھ جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے یہ اس صورت میں ہے کہ پچھلا حیض بھی دس دن رات آیا ہو اور اگر پچھلا حیض دس دن سے کم تھا۔ مثلاً 6 دن کا تھا تو اب غسل کر کے **چار دن کی قضا نمازیں** پڑھے اور اگر پچھلا حیض چار دن کا تھا تو اب **چھ دن کی قضا نمازیں** پڑھے گی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ، ج ۴ ص ۳۵۰)

(مزید وضاحت کے لیے صفحہ 20 دوبارہ پڑھیں)۔

(11) ایامِ حیض و نفاس میں اگر احتلام ہو جائے تو عورت کا غسل کرنا ضروری نہیں۔ عورت ایام مخصوصہ سے فارغ ہونے پر ہی پاک ہو گی۔

## چند غلط فہمیوں کا ازالہ

حیض و نفاس والی عورت ہو یا جُنب اِس کو ساتھ کھلانے، اِسکا جوٹھا کھانے، اِنکے ہاتھ کا پکا ہوا کھانے یا اِنکے ساتھ سلام و مصافحہ میں کوئی حرج نہیں۔ بعض خواتین اِنکے ساتھ

کھانے یا اِنکا جوٹھا کھانے کو برا سمجھتی ہیں ایسی غلط رسموں سے اجتناب لازم ہے۔

## ایسا کرنے میں حرج نہیں

خواتین بوجہ حیاءان عوارض **حیض ونفاس** کو اہلِ خانہ کے سامنے بیان نہیں کرتی ہیں۔ اس لیے اگران دنوں رمضان المبارک کے روزے آجائیں کہ جب عورت پر روزہ رکھنا حیض ونفاس کی وجہ سے حرام ہے تو یہ ایسا کرسکتی ہیں کہ سحری وافطاری کے اوقات میں روزہ رکھنے یاافطاری کی نیت کیے بغیر صرف کھانے کی نیت سے اہلِ خانہ کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اپنا روزہ نہ رکھنااُن پر ظاہر نہ کریں۔

اوراِسی طرح مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر درودِ پاک اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کریں جتنی دیر نماز پڑھ سکتی تھی تاکہ نمازوں کے لیے وقت نکالنے کی عادت باقی رہے۔

# احکام النساء ٹیبل

خواتین کی آسانی کے لیے یہاں بے وضو، بے غسل (احتلام)، حیض و نفاس و استحاضہ کی حالت میں جائز و ناجائز کاموں کو ایک ٹیبل کی صورت میں واضح کیا گیا ہے۔

( ✓ کر سکتے ) ( ✗ نہیں کر سکتے )

| اُمور/حالت | بے وضو | احتلام | استحاضہ | حیض | نفاس |
|---|---|---|---|---|---|
| نماز | ✗ | ✗ | ✓ | ✗ | ✗ |
| روزہ | ✓ | ✓ | ✓ | ✗ | ✗ |
| قرآن مجید یا اِسکا ترجمہ پڑھنا | ✓ | ✗ | ✓ | ✗ | ✗ |
| قرآن مجید یا اِسکا ترجمہ چھونا | ✗ | ✗ | ✓ | ✗ | ✗ |
| طوافِ کعبہ | ✗ | ✗ | ✓ | ✗ | ✗ |
| صحبت (ہمبستری) | ✓ | ✓ | ✓ | ✗ | ✗ |
| کلمہ، درود و سلام، دعا و نعت، ذکر اذکار، اذان کا جواب، درس دینا، اسلامی کُتب کو چھونا | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ |

اِن اَحکام کی تفصیلی معلومات پڑھنے کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ "طہارت کے مسائل" کا مطالعہ کیجیے۔

# مسائل النساء (فقہ حنفی)

## سوالات کے جوابات

**سوال نمبر 1 :** غسلِ جنابت میں تاخیر کرنا کب گناہ ہے؟ کیا ایامِ مخصوصہ (حیض و نفاس) میں عورت کو زمین پر چلنے پر گناہ ہوتا ہے؟

**جواب :** حیض و نفاس و ہمبستری سے فارغ ہونے اور احتلام ہونے کے بعد غسل میں دیر کر دینا گناہ نہیں، البتہ اتنی تاخیر حرام ہے کہ نماز کا وقت نکل جائے۔

چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے :

" جس پر غسل واجب ہے وہ اگر اتنی دیر کر چکی کہ (وقتی فرض) نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے (اور نماز پڑھے)، اب تاخیر کرے گی تو گنہگار ہو گی۔ "

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۴۷ / ۴۸)

ایامِ مخصوصہ (حیض و نفاس) میں عورت کو زمین پر چلنے پر کوئی گناہ نہیں۔

**سوال نمبر 2 :** کیا عورت حیض و نفاس کی حالت میں نماز و روزہ چھوڑنے پر گنہگار ہو گی؟

**جواب :** عورت کے لیے حیض و نفاس کی حالت میں نماز و روزہ چھوڑنے پر گناہ بلکل نہیں، یہ تو شریعت کا حکم ہے ان دنوں میں نمازیں مُعاف ہیں ان کی قضاء بھی نہیں، البتہ (رمضان کے فرض) روزوں کی قضاء دوسرے دنوں میں (پاک ہونے کے بعد) رکھنا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ، ص ۱۰۲)

جس قدر جلد ہو سکے، یہ چھوڑے گئے روزے رکھنے چاہئیں، اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ اگلا ماہِ رمضان آجائے۔

**سوال نمبر 3 :** حالتِ ناپاکی (حیض و نفاس و جنابت) میں بچے کو دودھ پلانا کیسا ہے ؟

**جواب :** بچے کو دودھ پلانے کے لئے طہارت شرط نہیں ہے، جیسا کہ کھانا پکانے اور گھر کے دوسرے کام کاج کرنے کے لئے طہر ضروری نہیں۔ اس لئے عورت کا غسل سے قبل دودھ پلانا جائز ہے، خواہ وہ غسلِ جنابت ہو یا غسلِ حیض و نفاس۔

( ماخوذ مختصر فتاویٰ اہلسنت، ص ۲۳۰ )

**سوال نمبر 4 :** معلمہ (سپارہ پڑھانے والی) کے لیے حالتِ حیض و نفاس میں قراءت کا کیا حکم ہے ؟

**جواب :** شرعی عذر (حیض و نفاس) کی حالت میں قرآنِ پاک پڑھنا جائز نہیں، ہاں معلمہ کے لیے مخصوص طریقے سے قرآن پڑھانے کی اجازت ہے، مخصوص طریقہ یہ کہ :

" معلمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو (اب قرآنی آیات کا) ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں" (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۸)

یاد رہے اِس وقت یہ نیت ہونی چاہیے کہ میں قرآن نہیں پڑھ رہی، مثلاً یوں نیت کرے کہ عربی زبان کے الفاظ ادا کر رہی ہوں۔

**سوال نمبر 5 :** طالبات کا ایامِ مخصوصہ (حیض و نفاس) میں اپنا سبق یاد کرنے کی نیت سے قرآنِ پاک پڑھنا کیسا ہے ؟

**جواب :** ایامِ مخصوصہ میں سبق یاد کرنے کی نیت سے بھی قرآنِ پاک نہیں پڑھ سکتیں نہ اسے چھو سکتی ہیں کہ ان دنوں قرآنِ عظیم کی تلاوت کرنا حرام ہے، البتہ قرآن دیکھ اور سُن سکتی ہیں، لہٰذا شرعی عذر کے دنوں میں اپنے سبق کو دیکھ لیا کریں یا کسی سے سُن لیا کریں۔ (مختصر فتاویٰ اہلسنت، ص ۳۰)

موبائل یا کمپیوٹر سکرین پر نظر آنے والی قرآنی آیات کو حالتِ جنابت میں یا بلا وضو چُھونا اور پکڑنا جائز ہے۔

**سوال نمبر 6 :** کیا حیض و نفاس والی و جنبی کے لیے غسل کا ایک ہی طریقہ ہے؟

**جواب :** حیض و نفاس والی و جنبی کے پاک ہونے کے لیے، غسل ضروری ہے اور غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔

(1) **کلی کرنا** (2) ناک میں پانی چڑھانا (3) تمام بدن پر پانی بہانا

مذکور بالا تینوں چیزیں جو کہ فرض ہیں کسی بھی طریقے سے ادا ہوں تو غسل ہو جائے گا، البتہ غسل کے لیے مسنون طریقہ جو کہ صفحہ نمبر (13) لکھا گیا ہے پر عمل کرنے سے ادائے سنت کا ثواب بھی ملے گا۔

**سوال نمبر 7 :** روزے کی حالت میں سویا اور احتلام ہو گیا، کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

**جواب :** روزے کی حالت میں احتلام (منی خارج) ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
اگر جاگتے میں بھی منی بلا قصد (خود بخود) نکلی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

**سوال نمبر 8:** عورت کو روزے کی حالت میں حیض آگیا تو کیا حکم ہے؟

**جواب :** " روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا (یعنی ٹوٹ گیا)، اس کی قضا رکھے (یعنی پاک ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں رکھے)"

**(الدر المختار و ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، ج ۱، ص ۵۳۳)**

"حیض و نفاس والی عورت کو اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہر، روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں" **(الجوھرۃ النزیرہ، جلد ۱ ، ص ۱۷۶)**

" مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً حیض والی عورت کے لیے " **(بہارِ شریعت حصہ ۵ ، صفحہ ۱۳۵)**

**سوال نمبر 9 :** رمضان المبارک میں سحر و افطار کے درمیان عورت حیض سے پاک ہو گئی، اب وہ باقی دن کیسے گزارے؟

**جواب :** عورت اگر سحر و افطار کے درمیان حیض و نفاس سے پاک ہو گئی تو اب اُسکے لیے باقی دن (افطاری تک) روزے دار کی طرح گزارنا واجب ہے، اِسے کھانے پینے کی اجازت نہیں۔ **(بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ص ۹۹۰)**

**سوال نمبر 10:** عورت کو دورانِ نماز حیض آگیا تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** عورت کو نماز پڑھتے ہوئے حیض آگیا، تو وہ نماز معاف ہے (ایامِ حیض کی نمازیں بھی معاف ہیں)، البتہ اگر نفل نماز پڑھ رہی تھی اور حیض آگیا تو اس کی قضا واجب ہے (پاک ہونے کے بعد یہ نفل ادا کرنے ہونگے)۔ (المرجع السابق والفتاوی الرضویہ، ج۴، ص۳۴۹)

**سوال نمبر11:** مانع حیض ادویات (حیض روکنے والی گولیاں) استعمال کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** عورت کا مانعِ حیض ادویات کا استعمال کسی بھی وجہ سے ہو شرعی اعتبار سے جائز ہے، البتہ اگر جسمانی طور پر کسی بڑے یا فوری نقصان کا سبب بنے تو اجازت نہیں۔

(ماخوذ مختصر فتاویٰ اہلسنت، ص ۱۱۶)

عورت اعتکاف میں بیٹھنا چاہتی ہے یا حج وعمرہ پر جانے کے لیے یا اِسکی شادی پر اگر عورت کے حیض آنے کے ایام ہوں تو وہ مانع حیض ادویات (حیض روکنے والی گولیوں) کا استعمال کر سکتی ہے۔ مانع حیض ادویات کی وجہ سے حیض نہ آئے تو حائضہ شمار نہیں ہو گی، حکمِ طہارت باقی رہے گا۔ روزہ رکھ سکتی ہے، اعتکاف میں بیٹھ سکتی اور طواف و ہمبستری بھی کر سکتی ہے۔

یادرہے اگر دورانِ اعتکاف حیض آگیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا جس کی بعد میں قضا (پاکی کے آیام میں دوبارہ بیٹھنا) واجب ہے۔

**سوال نمبر 12:** بغل وزیرِ ناف بالوں کی صفائی کا کیا حکم ہے؟ کیا 40 دن تک بال صاف نہ کرنے سے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے؟

**جواب:** اسلام طہارت و پاکیزگی کا حکم دیتا ہے، بغل و موئے زیرِ ناف صاف نہ کیے جائیں تو انسان کراہت محسوس کرتا ہے، ان بالوں کو صاف کرنا سنت اور اعمالِ فطرت سے ہے۔ انسان چاہے تو دو دن بعد ہی صاف کر لے، ہاں ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ صفائی کرنا مستحب ہے، جمعہ کے دن اسکا اہتمام کرنا باعث فضیلت ہے، لیکن کسی بھی دن کر سکتا ہے، چالیس دن سے زیادہ مدت تک بال صاف نہ کرنا مکروہ تحریمی (یعنی گناہ) ہے۔

لیکن چالیس دن کی تاخیر پر بھی کھانا پینا حرام نہیں ہوتا، نہ نماز کی ادائیگی میں کوئی مسئلہ ہے۔

**سوال نمبر 13:** عورت غیر ضروری بال استرے (ریزر) سے صاف کر سکتی ہے؟

**جواب:** عورت کے لیے غیر ضروری بال استرے (ریزر) یا اسکے علاوہ کسی چیز کیمیکل، کریم وغیرہ سے صاف کرنا جائز ہے۔ شریعتِ مطہرہ کو مقصود غیر ضروری بالوں کی صفائی ہے وہ کسی بھی چیز سے حاصل ہو جائے۔ (مختصر فتاویٰ اہلسنت، ص ۱۸۸)

**سوال نمبر 14:** کیا عورت کا بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال منڈوانا یا ترشوانا جائز ہے؟

**جواب :** جی ہاں عورتیں بازو، ہاتھ، پاؤں اور ٹانگوں کے بال اُتار سکتی ہیں۔

(مختصر فتاویٰ اہلسنت، ص ۱۸۵)

**سوال نمبر 15:** کیا غسل کے بعد وضو کرنا ضروری ہے؟

**جواب :** غسل میں جسم کے وہ تمام اعضاء دُھل جاتے ہیں جن کا وضو میں دھونا ضروری ہے، لہٰذا غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں۔

**سوال نمبر 17/16:** کیا حالتِ ناپاکی (جنابت، حیض، نفاس) میں کسی جگہ بیٹھنے سے یا کسی چیز کو چھونے سے وہ جگہ ناپاک ہو جاتی ہے؟ کیا حیض و نفاس والی عورت کے برتن اور دیگر استعمال کی چیزیں الگ کر دینی چاہیے؟

**جواب:** یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ عورت کو ایامِ مخصوصہ میں نجس چیز سمجھا جاتا اور ہر کام کرنے سے روک دیا جاتا تھا لیکن اسلام نے ان تمام بری رسموں کو ختم کر دیا۔

شریعتِ اسلامیہ میں حیض و نفاس کی وجہ سے صادر ہونے والی ناپاکی میں عورت نماز، روزہ، طوافِ کعبہ، مسجد میں جانے، مباشرت (ہمبستری) کرنے اور تلاوتِ قرآنِ مجید کے علاوہ تمام امور انجام دے سکتی ہے۔ اس کے لیے باقی تمام امور جائز ہیں، یہاں تک کہ اللہ کا

ذکراور درود شریف اور دیگر دُعائیں پڑھ سکتی ہے۔ لہٰذا حیض و نفاس والی عورت ہو یا جُنب، اِس کو ساتھ کھلانے، اس کا جوٹھا کھانے، اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانے، اسکا گھریلو خدمات بجالانا جائز ہے، انکی استعمال کی چیزیں استعمال کرنے، انکے ساتھ سلام و مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اِسکا کسی چیز کو ہاتھ لگانے یا کسی جگہ بیٹھنے سے وہ چیز و جگہ ناپاک نہیں ہوتی۔ بعض خواتین انکے ساتھ کھانے اور انکا جوٹھا وغیرہ کھانے کو برا سمجھتی ہیں، ایسی غلط رسموں سے اجتناب لازم ہے۔

**حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:**

" کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں سے مجھے فرمایا: مصلیٰ (جائے نماز) اٹھا کر مجھے دے دو، میں نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے ۔" (صحیح مسلم، ۱: ۲۴۴، رقم: ۲۹۸، بیروت، لبنان)

**سوال نمبر 18:** کیا عورت حیض و نفاس کی حالت میں جو کپڑے پہنتی ہے وہ پاکی کی حالت میں (دھونے کے بعد بھی) نہیں پہن سکتی ؟

**جواب:** ایامِ مخصوصہ میں پہنے جانے والے کپڑے اگر خون آلود ہو جائیں تو دھونے کے بعد بلکل پاک ہیں، انہیں نماز کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور انہیں دیگر کپڑوں کے ساتھ رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اور اگر کپڑے پاک ہیں (یعنی ایامِ مخصوصہ میں پہنے تو تھے لیکن خون لگنے سے محفوظ رہے) تو دھوئے بغیر بھی پہن سکتی ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے :

**حضرت سَیِدَتُنا خولہ بِنتِ حکیم رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں :**

میں نے جناب محبوب بارِی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میرے پاس ایک ہی لباس ہے جو حیض کے دوران خون آلود ہو جاتا ہے، اِس صُورت میں میرے لیے کیا حکم ہے؟

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

اِنقطاعِ حیض (یعنی حیض کے ختم ہونے) پر اسے دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! دھونے کے باوجود خون کا اثر باقی رہ جاتا ہے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ (معجم الکبیر، ۱۰/ ۲۷۷ ، حدیث ۲۰۰۸۲)

**سوال نمبر 20/19 :** حیض سے خون آلود لباس یا ایسا کپڑا جس پر منی لگ جائے کو پاک کرنے سے متعلق کیا حکمِ شرعی ہے ؟ اور اگر پاک کرنے کے بعد خون وغیرہ کا نشان باقی رہ جائے تو کیا یہ کپڑا پاک کہلائے گا ؟

**جواب :** ایامِ حیض میں عورت کے ہاتھ، پاؤں، منہ اور پہنے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں بشرطیکہ خشک ہوں۔ البتہ جس جگہ، بدن یا کپڑے پر خون لگ جائے صرف وہ جگہ ناپاک ہو جاتی ہے۔ اس حصے کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے. پورا کپڑا دھونا ضروری نہیں ہے۔ اور صرف اتنا حصہ دھو لینے سے یہ لباس مکمل پاک ہے اور نماز وغیرہ کے لیے استعمال کیا جا سکتا

ہے۔

**حضرت سیدَتُنا خولہ بنتِ حکیم رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں :**

" میں نے جنابِ محبوبِ باری ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ ! میرے پاس ایک ہی لباس ہے جو حیض کے دوران خون آلود ہو جاتا ہے، اِس صُورت میں میرے لیے کیا حکم ہے؟

آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اِنقطاعِ حیض (یعنی حیض کے ختم ہونے) پر اسے دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دھونے کے باوجود خون کا اثر باقی رہ جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا : کوئی حرج نہیں " (معجم الکبیر، ۱۰/ ۲۷۷ ، حدیث ۲۰۰۸۲)

حیض کے خون سے لباس اور بستر وغیرہ کو محفوظ رکھنے کے لیے جب حیض کا وقت شروع ہونے کو ہو تو گدّی (پیڈز) وغیرہ کا استعمال کیا جا سکتا ہے، اس سے کپڑا اور بستر ناپاکی سے محفوظ رہے گا۔ اسی طرح، احتلام ہونے پر تمام کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، بلکہ کپڑے کے جتنے حصے پر منی کا اثر معلوم ہو، وہ کپڑا اسی قدر ناپاک ہوتا ہے، باقی سب کپڑا پاک ہے۔

**سوال نمبر 21:** کیا حیض کی حالت میں نکاح ہو جاتا ہے؟

**جواب :** نکاح دو گواہوں کی موجودگی میں مرد و عورت کے ایجاب و قبول کرنے کا نام ہے. اس میں عورت کا نسوانی عوارض سے پاک ہونا شرط نہیں۔ لہٰذا دیگر شرائط کی موجودگی میں

حالتِ حیض میں بھی نکاح ہو جائے گا، لیکن یاد رہے حالتِ حیض میں عورت سے ہمبستری کرنا حرام ہے۔

**سوال نمبر22:** کیا حالتِ ناپاکی میں اگر جسم کا کوئی حصہ پانی میں لگ جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے ؟

**جواب:** بے وضو یا بے غسل شخص یا (حیض و نفاس سے فارغ ہونے والی عورت، جس نے ابھی غسل نہ کیا ہو) کا ہاتھ دھوئے بغیر اگر ٹھہرے پانی میں لگ جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا البتہ **مستعمل** ہو جائے گا۔ **مستعمل** پانی کا حکم یہ ہے کہ ایسا پانی وضو و غسل کے قابل نہیں رہتا، اِسکا پینا مکروہِ تنزیہی ہے، البتہ اس سے کپڑے پاک کیے جا سکتے ہیں. (یاد رہے اگر بے وضو و بے غسل شخص ہاتھ دھو کر کسی ٹھہرے پانی میں اپنا ہاتھ ڈالے تو پانی **مستعمل** نہیں ہو گا)

**(ماخوذ اسلامی بہنوں کی نماز)**

مستعمل پانی کو وضو و غسل کے قابل بنانے اور اس **متعلق** مزید احکام جاننے کے لیے صفحہ نمبر (17) پڑھیں

**سوال نمبر23:** پیشاب کی باریک چھینٹیں اگر کپڑوں پر لگ جائیں تو کپڑوں کا کیا حکم ہے ؟

**جواب:** پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی، بدن یا کپڑے پر پڑ

جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ، ص ۱۱٤)

**سوال نمبر 24 :** دودھ پلانے والی ماؤں کے لیے رمضان کے روزے کا کیا حکم ہے ؟

**جواب :** ماں حالتِ روزہ میں بچے کو دودھ پلا سکتی ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بچے کو دودھ پلائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ لیکن اگر دودھ پلانے سے اپنی یا بچے کی جان کو نقصان پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہے تو اسے اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے، پھر رمضان گزر جانے کے بعد ان چھوڑے گئے روزوں کی قضا کرے۔

**بہارِ شریعت میں ہے :**

" حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہے، تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے " (بہارِ شریعت حصہ ۱، ص ۱۰۰٦، مکتبۃ المدینہ)

**سوال نمبر 25 :** کیا حاملہ عورت کو روزہ چھوڑنا جائز ہے ؟

**جواب :** حاملہ عورت اُس وقت روزہ چھوڑ سکتی ہے، جب اپنی یا بچے کی جان کے ضیاع کا صحیح اندیشہ ہو، اس صورت میں بھی اس کے لیے فقط اتنا جائز ہے کہ فی الوقت روزہ نہ رکھے، بعد میں اسکی قضا کرنا ہو گی، البتہ اس پر کفارہ نہیں ہو گا، اور نہ ہی فدیہ دے گی، فقط روزے کی قضا کرے گی۔ (ماخوذ فتوٰی عالمگیری)

**سوال نمبر26:** حمل ٹھہرنے کے بعد جماع (ہمبستری) کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ ناجائز ہے؟

**جواب :** حیض ونفاس کی حالت میں، اور عورت کے پیچھے (پاخانہ) کے مقام میں عورت سے جماع (ہمبستری) جائز نہیں، اسکے علاوہ شوہر کا بیوی سے جب چاہے ہمبستری کرنا جائز ہے، حمل کے پورے 9 ماہ میں بھی جماع کرنا جائز ہے، لیکن اگر جماع سے بیوی اور بچے کو ضرر (نقصان) کا اندیشہ تو پھر جماع نہ کرے، اس متعلق پہلے کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرلیں، جسے حمل کی حالت کا علم ہو کہ بعض حمل کمزور ہوتے ہیں۔

**سوال نمبر27 :** میاں بیوی کا حالتِ روزہ اور رمضان میں ازدواجی تعلقات سے متعلق کیا حکمِ شرعی ہے؟

**جواب :** حالتِ روزہ میں سحری سے افطار تک میاں بیوی کو ہمبستری کرنے اور ایک دوسرے کو شہوت کے ساتھ چھونے کی اجازت نہیں۔ البتہ رمضان شریف میں افطاری کے بعد سے صبح سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے تک میاں بیوی مقاربت (ہمبستری) کر سکتے ہیں،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :**(ترجمہ کنزالعرفان)**

"تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا تو اب ان سے ہمبستری کرلو اور جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو " **(سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۷)**

**سوال نمبر28:** غسلِ جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ منی نکلی تو عورت کے لیے پاکی کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** غُسلِ جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ مَنی نکلی تو اس سے (عورت پر دوبارہ) غُسل واجب نہ ہوگا البتہ وُضو جاتا رہے گا (یعنی صرف وضو دوبارہ کرنا ہوگا)۔

(بہارِ شریعت ج ۱، ص ۳۲۳، مکتبہ المدینہ)

**سوال نمبر29:** فرض ، سنت ، نفل اور وتر نماز کے متعلق کیا حکمِ شرعی ہے۔

**جواب:**

**فرض۔ سنتِ موکدہ۔ سنتِ غیر موکدہ۔ نفل۔ وتر**

**فرض:**

"فرض وہ ہے جس کا کرنا ضروری ہو۔ اِس کو چھوڑنے والا عذابِ جہنم کا حقدار ہوگا۔ فرض رہ جائے تو اِس کی قضا لازم ہے۔ (رہ جانے والا فرض ادا کرنا ہوگا)"

**سنتِ موکدہ:**

"سُنتِ موکدہ وہ ہے جس کو حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو۔ اور اِسکو مسلسل دو تین بار چھوڑنے پر گنہگار ہوگا"

**سنتِ غیر موکدہ:**

"سنتِ غیر موکدہ وہ ہے جس کو حضور ﷺ نے ادا کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی کبھی چھوڑ

بھی دیا ہو، اِسکو ادا کرنے والا ثواب پائے گا لیکن چھوڑنے والے پر گناہ نہیں "

**نوافل:**

" نمازوں کے ساتھ جو نوافل پڑھے جاتے ہیں، اِنکے پڑھنے پر احادیث میں بہت اجرو ثواب بیان ہوا ہے، نوافل کے چھوڑنے پر گناہ نہیں "

**وتر:**

" وتر ادا کرنا واجب ہے، پڑھنا لازم ہے، چھوڑنے پر گناہ ہے، اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھے تو قضا واجب ہے۔ (یعنی رہ جانے والے وتر پڑھنا ہونگے) "

**سوال نمبر 30:** پنجگانہ نمازوں میں پڑھے جانے والے فرائض، سنتوں و نوافل کی تعداد کیا ہے؟

**جواب:** **پنجگانہ نماز کی رکعات**

| نمازوں کے نام | سنتِ موکدہ | سنتِ غیر موکدہ | فرض | سنتِ موکدہ | نوافل | وترِ واجب | نوافل |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فجر | 2 | | 2 | | | | |
| ظہر | 4 | | 4 | 2 | | | 2 |
| عصر | | 4 | 4 | | | | |
| مغرب | | | 3 | 2 | | | 2 |
| عشاء | | 4 | 4 | 2 | 2 | 3 | 2 |
| جمعہ | 4 | | 2 | 2,4 | | | 2 |

# آزمائشوں پر صبر کیجیے

مصائب و تکالیف پر اجر و ثواب سے متعلق تین احادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا :
"مسلمان کو جو تکلیف ، رنج ، ملال اور اذیت و غم پہنچے ، یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا ہی چبھے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

صحیح بخاری ، کتاب المرضی ، الحدیث: ۵۶۴۱

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا :
"قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے ، کاش ! دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی گئی ہوتیں "

ترمذی ، کتاب الزہد، الحدیث: ۲۴۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سیّد المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا :
" بڑا ثواب، بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے ، پس جو اس پر راضی ہوا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضگی ہے۔

ترمذی، کتاب الزہد، الحدیث: ۲۴۰۴

اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائشوں پر صبر کرنے اور اپنی رضا
پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔

"I Must Strive To Reform Myself And People Of Entire World"

*[Ameer e AhleSunnat]*

## جہنم کی وعید اور جنت کا پروانہ

فرمانِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

جس شخص میں دنیاوآخرت کی یہ تین بہترین صفات پائی جائیں۔ اللہ عزوجل اُسکے دراجات بلند فرمائے گا۔ اُسکا حساب اِنتہائی آسان ہو گا۔ اُسکا ٹھکانا جنت میں ہو گا:

(اور وہ صفات یہ ہیں)

1 جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کردو

2 جو تمہیں محروم کرے اُسے عطا کرو

3 جو تم سے تعلق توڑے تم اُس سے تعلق جوڑو

[ مکاشفۃ القلوب، ص١٧٠/١٦٩ ، مکتبہ المدینہ]

اور قطع رحمی کرنے والوں کے متعلق فرمایا:

" قطع رحمی کرنے والا (یعنی رشتے ناطے توڑنے والا) جنت میں داخل نہ ہو گا "

[ صحیح بخاری، کتاب الادب، الحدیث ٥٩٨٤ ]